

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



زری پالیسی بیان

24 نومبر 2017ء

تازہ ترین معلومات سے عیاں ہے کہ معاشی سرگرمیاں بھرپور ہیں جس کی صنعتی پیداوار میں وسیع البینا اضافے، اہم فصلوں کی پیداوار کو تقویت دینے والے عوامل میں بہتری، اور نجی شعبے کو قرضے کی نمو سے تصدیق ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی جی ڈی پی نمو کا 6.0 فیصد ہدف حاصل کرنے کے امکانات بدستور مضبوط ہیں۔ مہنگائی کے ماڈل پر مبنی پیش گوئیوں اور مہنگائی کی توقعات کے سروے پر مبنی پیمائشوں سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 18ء میں مجموعی مہنگائی کے 6.0 فیصد کے ہدف سے کافی نیچے رہنے کی توقع ہے۔ مالیاتی محاذ پر مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس محاصل کی وصولی میں بھرپور نمو، یعنی مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.5 فیصد کی معمولی نمو کے مقابلے میں 22.40 فیصد، خوش آئند ہے۔ اختتامیہ معاہدہ پروازن ادائیگی کی دشواریاں بدستور برقرار ہیں۔ تاہم برآمدی نمو میں نمایاں بہتری، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں واضح اضافے اور دیگر قوم کی متوقع آمد سے اس دباؤ کو قابو میں رکھنے میں مدد ملے گی۔

حقیقی شعبے میں تازہ ترین تبدیلیوں کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے پر اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی نمو گزشتہ توقعات سے تجاوز کر گئی اور مالی سال 17ء کی اسی مدت میں ہونے والی 1.8 فیصد کے مقابلے میں 8.4 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ اس کی وضاحت امن و امان کی صورت حال اور بجلی کی فراہمی میں بہتری، معینہ سرمایہ کاری کے اصل پیداواری استعداد میں اضافے کے لیے استعمال کم مہنگائی اور مستحکم شرح سود سے ہوتی ہے۔ مزید تقویت سی پیک کے منصوبوں کے تسلسل سے ملتی ہے۔ انتہائی شدید موسمی واقعات نہ ہوئے تو توقع ہے کہ زراعت کا شعبہ مسلسل دوسرے برس بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ اس کی تشریح خریف کے موسم کے دوران زیر کاشت رقبے اور کھاد کے استعمال دونوں میں اضافے، مشینوں کے استعمال میں سرمایہ کاری کے جاری رجحان، زرعی قرضے میں بلند تر اضافے اور ہوائی کے وقت گندم کی امدادی قیمت کے نہ بدلنے سے ہوتی ہے۔ چنانچہ دیگر دو شعبوں کے ساتھ شعبہ خدمات کے باہمی ربط کے پیش نظر مالی سال 18ء میں خدمات کی طلب بھی بڑھنے کی توقع ہے۔ تمام شواہد کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو حقیقی جی ڈی پی نمو کے مالی سال 18ء کے ہدف کی سطح تک پہنچنے کی توقع ہے۔

جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے، جولائی تا اکتوبر مالی سال 18ء کے دوران مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) اوسطاً 3.5 فیصد رہی جو مہنگائی کے سالانہ ہدف سے خاصی کم ہے۔ تیل کی بلند بین الاقوامی قیمتوں کے ساتھ پیٹرولیم کی ملکی قیمتوں کو منتقلی اور غیر لازمی درآمدی اشیا پر ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ سے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران مہنگائی بڑھے گی۔ تاہم ان اثرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مہنگائی مالی سال 18ء کے آغاز میں تخمین کر دہ 4.5 تا 5.5 فیصد کی حدود میں رہنے کی توقع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غذائی اور غیر غذائی عناصر دونوں کی رسد حرکیات میں بہتری آرہی ہے کیونکہ زرعی یافت اور اشیا سازی میں سرمایہ کاری بڑھی ہیں۔ نمو کی موجودہ رفتار صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کے خدمات کے جز میں اضافے کے دباؤ پر منتج ہو رہی ہے۔ نتیجے کے طور پر قومی مہنگائی (core inflation) کا غیر غذائی غیر توانائی بیہانہ نسبتاً بلند ہے گو کہ نومبر مالی سال 17ء سے اب تک 5.3 فیصد (سال بسال) کی موجودہ سطح پر مستحکم ہے۔

زری شعبے میں ایک اہم پیش رفت میزانیہ مالکاری کے لیے حکومت کے قرض لینے کے انداز میں نمایاں تبدیلی ہے۔ گزشتہ برس کی طرح مرکزی بینک کی مالکاری پر بہت زیادہ انحصار کرنے کے بجائے حکومت اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں دونوں سے رقوم حاصل کر رہی ہے۔ ساتھ ہی مرکزی بینک کی جانب سے فعال انتظام سیالیت نے شبینہ ریپوریٹ

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھا اور یہ قرض کی دستیابی میں معاون ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نجی شعبے کو قرض کا اسٹاک اکتوبر مالی سال 18ء میں سال بسال بنیاد پر 814.9 ارب روپے بڑھا (یعنی 18.5 فیصد نمو) جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت کے دوران 436.4 ارب روپے (یعنی 11.0 فیصد نمو) بڑھا تھا۔ قرض کی اس توسیع کے اجزا پر غور کریں تو معینہ سرمایہ کاری کی نمو میں، جو پہلے ہی تیز تھی، مالی سال 17ء کے مقابلے میں تھوڑا زیادہ اضافہ پایا گیا جبکہ جاری سرمائے کے قرضوں اور صارفی مالکاری دونوں میں حوصلہ افزا رجحانات پائے گئے۔ ان حالات کو اہم شعبوں میں استعداد کے استعمال میں اضافے سے مزید تقویت ملی جس سے بڑھتی ہوئی طلب کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 18ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 5.0 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مالی سال 17ء کے اسی عرصے میں 2.3 ارب ڈالر تھا۔ مزید گہرائی میں دیکھیں تو پاکستان کی برآمدات جولائی تا اکتوبر مالی سال 18ء میں 11.3 فیصد کی رفتار سے بڑھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 3.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اسی طرح ترسیلات میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 18ء کے دوران 2.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ تاہم مجموعی جاری کھاتے پر ان مثبت حالات کا اثر صرف نیز سرمایہ کاری کی بڑھتی ہوئی ملکی طلب کی بنا پر درآمدات کی نمو اور تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں حالیہ اضافے نے زائل کر دیا۔ تاہم ریگولیٹری ڈیویٹیوں کے نفاذ سے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران درآمدات کی نمو کو کچھ کم کرنے میں مدد ملے گی۔

آخر میں مالی کھاتے کے تناظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد بڑھی ہے اور اکتوبر مالی سال 18ء کے آخر میں 940 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 539 ملین ڈالر تھی جس سے معیشت کے بارے میں بہتر ہوتے ہوئے جذبات کا پتہ چلتا ہے۔ اس مثبت پیش رفت کے باوجود 17 نومبر 2017ء کو اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 13.5 ارب ڈالر ہیں جبکہ آخر جون 2017ء میں 16.1 ارب ڈالر تھے۔ آگے چل کر سی بیک سے متعلق منصوبوں پر پیش رفت اور دیگر سرکاری رقوم کی آمد بھی مجموعی توازن ادائیگی کے خسارے کو سنبھالنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

تفصیلی سوچ بچار کے بعد کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**